فلسطین: عرب علاقوں میں یہودی بستیوں کی تعمیر و ترقی کے لیے امریکی مسیحی مالی امداد فراہم کرتے ہیں۔

[ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایونجلیکل ایک مدت سے اسرائیل کی تعمیر و ترقی اور مقامی یہودی آبادی کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں ہیں۔ پچھلے دنوں ایک امریکی جریدے "بالٹی مورسن" (Baltimore Sun) نے اُن کی حالیہ کوششوں پر ایک کالم شائع کیا ہے، ذیل میں اِس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

[دریائے اُردن کے] "مقبوضہ مغربی کنارے" کے ایک چھوٹے سے گاؤں "بیت حجائی" میں جب آرتھوڈکس یہودیوں کو ایک عمارت (جس میں دفتروں میں کام کرنے والی خواتین کے بچوں کی دن بھر دیکھ بھال کی جاتی ہے۔) کی مرمت کی ضرورت محسوس ہوئی تو اُنھوں نے ایک امریکی گروپ سے رابطہ قائم کیا، لیکن یہ امریکی گروپ مذہباً ہر گز یہودی نہ تھا۔ "مغربی کنارے" کے یہودیوں کو ایونجلیکل مسیحیوں سے مالی تعاون حاصل ہوگیا۔ یہ لوگ ارضِ فلسطین میں آباد ہونے والوں کی اس عقیدے کی بنا پر بھرپور مدد کرتے ہیں کہ یسوع مسیح اُس وقت تک دُنیا میں نہیں آئیں گے جب تک یہود دوبارہ اپنا وطن حاصل نہیں کرلیتے۔ چنانچہ "بیت حجائی" کے لیے کولوریڈو سپرنگ کے "نیو لائف چرچ" کے ارکان نے پانچ ہزار ڈالر اکھٹے کیے۔ اِس رقم سے مذکورہ عمارت کی نئی چھت ڈال دی گئی، ضروری سامان، بشمول ایک قالین خرید لیا گیا۔

رقم فراہم کرنے والوں کی رہنما جوڈی کیمپبل کا کہنا ہے کہ "یہ محبت خدا کی پیدا کردہ ہے۔" ایونجلیکل مسیحی فلسطین کے مقبوضہ علاقوں میں یہودیوں کی آبادکاری کے لیے مالی اور روحانی امداد فراہم کرنے کی خاطر ایک تحریک چلا رہے ہیں، حالانکہ یہودیوں کی معروف امریکی رفاہی تنظیمیں سیاسی طور پر حساس نوعیت کی یہودی بستیوں کی تعمیر میں دلچسپی نہیں لے رہیں۔

ایونجلیکل کارکنوں کے بقول جو اپنے آپ کو "انجیلی مومنین" (Bible-Believers) کہتے ہیں، اُن کی امداد کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ سب کچھ مذہب کے حوالے سے ہے۔ یہ رویّہ [دُنیا کے مختلف ملکوں سے اٹھ اٹھ کر آنے والے یہودی] آبادکاروں کی انجیلی پرہیزگاری کے ساتھ لگا کھاتا ہے۔ کولوریڈو میں تعمیراتی کام کرنے والے جناب تھیوڈور - ٹی - بیکٹ نے "ایک گھر بنانے

کے اخراجات برداشت کیجیے" کا پروگرام شروع کیا ہے۔ اُن کے بقول [یہودی آبادکاروں کی مدد] ایک انجیلی معاملہ ہے۔ انجیل کے مطابق دُنیا کے خاتمے سے قبل یہود اپنے آبائی وطن میں آباد ہو جائیں گے۔" اسی انداز کے دوسرے ایونجلیکل گروہوں نے غریب اور مسکین یہودیوں کے لیے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد فراہم کی ہے۔

بیکٹ کا امدادی کام اپنی نوعیّت کے لحاظ سے منفرد ہے کہ یہ ۱۹۶۷ء کے مقبوضہ علاقوں میں یہودی بستیوں کی تعمیر و ترقی کے لیے ہے۔ یہ علاقہ ۱۹۶۷ء کی چھ روزہ جنگ میں اُردن سے ہتھیایا گیا تھا۔ اسرائیل نے قبضے کے فوراً بعد اس علاقے میں یہودیوں کو آباد کرنا شروع کر دیا تھا، تاہم ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں [قدامت پسند] لکیوڈ پارٹی کی کامیابی پر آبادکاری میں تیزی آگئی، کیوں کہ لکیوڈ پارٹی دریائے اُردن تک تمام علاقے کو اسرائیل میں شامل سمجھتی تھی۔ یہودی آبادی اب "مقبوضہ مغربی کنارے" میں بہت زیادہ بڑھ گئی ہے، حالانکہ یہ خطّہ کئی عشروں سے صرف فلسطینی آبادی کا علاقہ تھا۔

پَیٹ رابرٹسن اور ریورنڈ جیری فال ویل جیسے امریکی مسیحی رہنما لکیوڈ پارٹی اور اس کی پالیسیوں کے پُرجوش حامی تھے۔ ۱۹۹۳ء میں اسرائیل اور فلسطینیوں نے جن "تاریخی" امن معاہدوں پر دستخط کیے تھے، اِن سے اِن خطّوں کا فیصلہ مذاکرات کی میز پر ہونا تھا۔ نوآبادکاروں کا نقطۂ نظر ہے کہ یہودی اِس علاقے کے جسے کتاب مقدّس میں جودیا اور سامریہ کہا گیا ہے، کے جائز وارث ہیں۔ "القدس" میں ایونجلیکل مسیحیوں کی ایک تنظیم "انٹرنیشنل کرسچین ایمبیسی" کے ڈیوڈ پارسنز نے کہا کہ "انجیلی مومنین" بعض فلسطینی رہنماؤں کی ان اپیلوں کی مخالفت کرتے ہیں جن میں یہودی آبادکاروں کو "مغربی کنارے" سے کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔ اُن کے الفاظ میں جُودیا اور سامریہ کو "جوڈن رنڈ" (Judenrind) بنانا ایک غلط فیصلہ ہوگا۔ "ڈیوڈ پارسنز نے "جوڈن رنڈ" کی نازی اصطلاح استعمال کی ہے جو جرمنی میں یہودیوں سے پاک علاقوں کے لیے استعمال ہوتی تھی۔

یہودی آبادکاروں اور اُن کے مسیحی صیہونی دوستوں کے درمیان خطّے کو "کتابِ مقدّس" کی سرزمین کے حوالے سے دیکھنا مشترک ہے۔ ایونجلیکل مسیحیوں کے ذہن میں اسرائیل کا جو نقشہ ہے، اس میں دریائے اُردن کے "مغربی کنارے" کا خطّہ بھی شامل ہے۔ جس میں آج پندرہ لاکھ فلسطینی اور ایک لاکھ تیس ہزار یہودی زندگی گزار رہے ہیں۔

برینٹ ووڈ (میری لینڈ) کے "فورسکوائر گاسپل چرچ" کے پاسٹر جناب آرٹ سنو نے اس سال واشنگٹن میں اسرائیل کی حمایت میں ہونے والے ایک مظاہرے میں شرکت کی تھی، اُن کا کہنا ہے کہ "۱۹۴۸ء میں جب اسرائیل بطور ملک وجود میں آیا، یہ ہماری انجیلی پیش گوئی کا بنیادی کلیدی نقطہ تھا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ عہد نامۂ عتیق کی پیش گوئیوں کی تکمیل اسی طرح ہونا ہے جیسے کل کے اخبارات کا چھپنا۔ ان پیش گوئیوں کو اِس سے پہلے کہ دُنیا کا خاتمہ ہو اور مسیح دوبارہ آئے، ہم پورا ہوتا دیکھنا چاہتے

ہیں۔"

ایونجلیکل مسیحیوں کی جانب سے یہودی بستیوں کے لیے مالی تعاون مقدار اور شعبۂ حیات کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔ اس کا دائرہ طبی آلات کی خریداری سے لے کر الٰہیات کے طلبہ وطالبات کے لیے رہائشی کمروں کی فراہمی تک وسیع ہے۔ الخلیل (حبرون) کے پار پہاڑیوں کے درمیان کریت اربا کی یہودی بستی کے ربی والڈمین نے بتایا کہ "مسیحی گروہوں کے ساتھ ہمارے تعلقات برسوں پر محیط ہیں اور یہ گروہ یہاں آتے رہتے ہیں۔" مغربی کنارے کی ایک پرانی اور پُرجوش صیہونی برادری - کریت اربا - کو کاسل بیری (فلوریڈا) کی "فیلوشپ چرچ" نے بڑی فراخ دلانہ امداد فراہم کی ہے۔ "فیلوشپ چرچ" کے ساتھ ۷۵ خاندان وابستہ ہیں اور انہوں نے ایک لاکھ ڈالر سے زیادہ کی رقم ایک کانفرنس سنٹر اور ہوسٹل تعمیر کرنے کے لیے فراہم کی ہے۔ اس سال فروری میں "فیلوشپ چرچ" کے متعدد ارکان سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شرکت کے لیے امریکہ سے اسرائیل آئے تھے۔ اس چرچ کے ارکان اپنی آمدنی کا ایک حصّہ بطور لازمی عطیہ دیتے ہیں اور کریت اربا کے لیے عطیات اِسی خیراتی فنڈ سے فراہم کیے جاتے ہیں۔

ٹیڈ بیکٹ کے "ایک گھر بنانے کے اخراجات برداشت کیجیے" پروجیکٹ کے تحت آنے والے عطیات گزشتہ دو سال میں پچاس ہزار ڈالر کے لگ بھگ تھے۔ بیکٹ کا پروجیکٹ نیویارک کی ایک فاؤنڈیشن سے وابستہ ہے جو یہودی بستیوں کے لیے رقم جمع کرتی ہے۔ "مغربی کنارے" کے شہر "اریل" کا میئر رون ناچ مین فاؤنڈیشن کے فنڈز جمع کرنے والوں میں بہت نمایاں ہے۔

ٹیڈ بیکٹ ۱۹۹۵ء میں ناچ مین سے اُس وقت ملا جب وہ اسرائیل کے دورے پر تھا۔ اُسے جب اسرائیل کمیونٹی ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن" کے کام سے آگاہی حاصل ہوئی تو اُس نے فوراً میئر سے کہا: "تمہیں ایک مسیحی دوست کی ضرورت ہے۔"

کولوریڈو واپس جانے پر بیکٹ نے معاونین کا ایک گروپ تشکیل دے کر کام شروع کر دیا۔ آج مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی میں یہودی بستیوں کے ساتھ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ۱۱ ریاستوں کے ۲۴ ایونجلیکل چرچوں کے روابط ہیں۔

: "بڑھتے ہوئے تصادم سے ظاہر ہے کہ صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔" — ادیب زومُوت

جون کے آخر میں الخلیل (حبرون) میں فلسطینی نہتے عوام اور اسرائیلی پولیس کے درمیان تصادم